تکملہ مضامین اہلحدیث کے حفظ و امن کی تجویز معروضہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ کی تائید مین

مسٹر بلنٹ ممبر پارلیمنٹ کی رائے

(قابل توجہ گورنمنٹ)

اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ صفحہ ۳۳۴ سے ۳۴۴ مین جو ہمنے خاصکر اہلحدیث ہند وستان کے حفظ و امن کی نسبت رائے ظاہر کی ہے اوسکی مثل بلکہ اوس سے بڑھکر مسٹر بلنٹ نے اپنی کتاب فیوچر آف اسلام مین عموماً جماعت اہل اسلام کے نسبت رائے ظاہر کی اور اسپر گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے چونکہ یہ کتاب اکثر اہل اسلام ہندمین مقبول و معتبر سمجھی گئی ہے *اور بڑے بڑے مدعیان حمایت و حمیت

* انجملہ ایک حضرت ایڈیٹر منشور قیصری جہاد بیلے پرچہ نمبر ۲۱ جلد ۸ مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۸۲ء مین فرماتے ہین :—

اسلام کی آیندہ حالت

مسٹر بلنٹ کی اس مشہور کتاب کو مترجم صاحب کی عنایت سے ہمنے بھی دیکھا۔ گو ابھی کل کتاب کے بالاستیعاب مطالعہ کی نوبت نہین آئی تاہم جہانتک ہمنے دیکھا مصنف کو اسلام کا طرفدار پاتے ہین ۔ مسٹر بلنٹ نے مذہب اسلام کی کیفیت کس خوبی سے بیان کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت بڑے واقفکار ہین اکثر جگہ مصنف صاحب کی علمیت سے یہ نہین پایا جاتا کہ لکھنے والا ایسا مسلمان نہین ہے۔ کیونکہ بدون مسلمان علما کے بہت سی باتین ایسی ہین کہ غیر مذہب کا آدمی کیا ہی واقف ہو نہین جانسکتا پس اس کتاب کے بعض مقامات دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ اس کتاب مین منجملہ دیگر حالات کے امام مہدی کے حالات بھی لکھے ہین ۔ بعض اسلامی سلطنتون کے نسبت کو بعض باتین اونکی آزادانہ ہون جنکا اونہون نے عذر بھی کیا ہے ۔ تاہم مسلمانون کو اس کتاب کا مطالعہ واجبات سے ہے یہ کتاب صرف ایکہزار جلد چھپی ہے ۔ اور کاغذ اعلے قسم کا لگایا گیا ہے چھاپہ بہت روشن ہے اور خوشخطی بھی قابل تعریف ہے مترجم صاحب کی غرض اسکے ترجمہ سے صرف یہی ہے کہ ہندوستان کے خاص و عام بالخصوص مسلمانون کو اطلاع ہوجاے کہ ایک انگریز مذہب اسلام اور تمام دنیا کے مسلمانون کی نسبت کیا خیال رکھتا ہے ۔ پس ہم کہتے ہین کہ قطع نظر اس سے کہ اونکی رائے بعض جگہ صحیح ہو یا غلط ۔ ہر حال مین اس کتاب کا معائنہ ضروریات سے ہے کیونکہ اسکی تحقیق اعلی رتبہ کی ہے مصنف نے جو ایک شعر عربی اصل کتاب انگریزی کے زیب عنوان کیا ہے اوس سے مسلمانون کو ایک عمدہ نصیحت حاصل ہوسکتی ہے اور وہ شعر یہ ہے ؎

* مراد یہ ہے مصنف اور اوسکی کتاب کے نسبت بعض ایسے بیانات ہین جن سے ہمکو اور کسی اہل علم کو اتفاق نہین ہے ۔ ایڈیٹر

اسلام سے ہیں کی تعریف و توصیف میں جو نمبر ۵ و ۶ رسالہ ہذا میں اخباروں
میں شائع کئے ہیں اور بہت سے وسائل سے اہل اسلام سے
وہی سکے ترجمہ و طبع و اشاعت میں بہت سعی مبذول فرمائی
ہے ۔ اور شاید گورنمنٹ کی نظر میں بھی اس کتاب کی پوری قبولیت
ہوگی اسلئے ہم اسکے چند فقرات اپنی رائے کی تائید میں نقل
کرتے ہیں ۔ اور سب سے پہلے اپنے اقران اہل اسلام سے التماس کرتے ہیں
کہ اگر وہ ان فقرات کو ہماری تحریر کے موافق و مؤید پاویں تو اس تجویز کی
طرف ضرور ہی توجہ فرماویں ۔۔ اور گورنمنٹ کو بھی توجہ دلاویں پھر اسکے
دکھلانے کو گورنمنٹ سے عرض کرسکتے ہیں کہ اگر مسٹر [illegible] کی رائے
کو کچھ وقعت و اعتبار ہے تو تجویز اشاعۃ السنہ (جو اس کے موافق
ہے) بھی قابل توجہ گورنمنٹ ہو اسوقت بعض [illegible] حالات ایسی
[illegible] مانع ہیں تو آئندہ جب ان موانع کا ارتفاع ہو تب ہی اس
تجویز کی طرف توجہ ہو ۔

الاقتصاد الاکبر [illegible] في النظام و اجلا

یعنی سہ ہزار روپیہ اور دو لاکھ [illegible] ہیں [illegible] زیادہ [illegible] کی سو بار دیگر [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہوئی فی الواقع مسلمانوں کو اپنی ترقی کی باتیں سیکھنا چاہئے اور [illegible]
[illegible] کیا [illegible] ہے کہ [illegible] ترقی [illegible] حاصل ہو ۔
[illegible] اسلام کو [illegible] نہیں [illegible] انگریزی اخباروں میں کچھ اسکا تذکرہ پڑھا ہو
تو [illegible] لیکن اہل ہند کو [illegible] مولوی سید اکبر حسین [illegible] کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ انہوں نے اپنا
قیمتی وقت اور [illegible] صرف کرکے اس کتاب کو [illegible] چھپوایا ۔ [illegible] کہ اسکی خریداری [illegible]
[illegible] قیمت اس کتاب کی [illegible] اور تمام [illegible] شائقین کو چاہئے
[illegible] قیمت [illegible] مصنف صاحب سے منگوا لیں ۔ [illegible] نمبر ۱۲ جلد ۵

کتاب کی فصل پنجم صفحہ ۱۵۲ میں لکھا
اس پر کہ مسلمانون کا خیال انگریزی حکومت کی نسبت جہانتک مجھکو علم ہوسکا ہے
اور جہانتک بمقابلہ دیگر ہندوستانی اقوام کے مین نے اندازہ کیا ہے اور جانچا ہے
* * * * اگر گورنمنٹ ہند مذہبی امور مین اونکی کوئی خاص حمایت کرے تو مین
بھروسہ کے ساتھ کہتا ہون کہ وہ لوگ صرف وفادار ہی نہین بلکہ حقیقت مین اور
عملی طور پر وفادار رعایا بنجائینگے -

اور صفحہ ۲۴۴ مین لکھا ہے تیسری غرض ایشیائی ترکی سے متعلق ہے - اس مقام کو ہمنے
کے مالک غیر کے حملہ سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کی ہے - اگرچہ ہماری ذمہ داری برائے نام
سی ہے اوس سلطنت کے باشندون سے نہین ہے اور اگرچہ ذمہ داری ایک امر ناممکن الوقوع
و مشروط ہے یعنی انتظامی اصلاح - اور اوسکی پوری پابندی نہین ہے تاہم اس
منقطع ہونا ناممکن ہے کہ مسلمانان ایشیائی کوچک اور شام کے مقابلہ مین ہمپر ایک اخلاقی
ذمہ داری ہے - اب یہ بات دیکھنی باقی ہے کہ ہم اوس ذمہ داری کو کہانتک پورا کرتے ہین
یا کرسکتے ہین - خود مجھکو یہ خیال نہین ہے کہ اب انگلستان آج کی بولنے والی آبادیان
حمایت مین اپنا دست اندازی کریگا -

اور صفحہ ۲۴۹ مین لکھا ہے پس انگلستان کے لئے یہ بات ناممکن ہے کہ وہ فی الحقیقت اپنی عملی حالت مین
مسلمانون کے ساتھ مخالفانہ طریق اختیار کرسکے - ممکن ہے کہ انگریز لوگ بحیثیت عیسائی ہونیکے
اس بات پر افسوس کرین لیکن بحیثیت سوکہ عمل کرنیوالے انسان مین بلاشبہ یہ اونکی ذمہ داری
ہوگی کہ اس امر واقع کو مان لین اور اون بعض کو جو اوسکے لوازم مین سے ہین قبول کرلین
اور یہ فرائض صرف سکوت اور خاموشی کی حکمت عملی کے برتنے سے پورے نہین ہوسکتے - یہ
کہدینے اور اسی عام قاعدہ کو مقرر کردینے سے کام نچلیگا کہ جمیع مذاہب وہی سمجھے جاینگے اور سب
کے ساتھ تحمل اور بردباری یکسان برتاؤ کیا جائیگا بلکہ مذاہب اسلام کی نسبت انگلستان کو بہت
زیادہ کہنی اور کرنیکو تیار ہونا چاہئے - مسیحیت محض ایک دانے اور خیال ہی نہین ہے بلکہ ایک قانون